موزوں پر مسح کے احکام

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

" يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ" (البقرۃ۔۱۸۶)

ترجمہ " اللہ تمھارے ساتھ آسانی کا ارادہ فرماتے ہیں اور وہ تنگی کا ارادہ نہیں فرماتے"۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ. (رواہ الترمذی)

اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ :

مسافر کو موزوں پر مسح کی اجازت تین دن اور تین راتیں ہیں اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات۔ (ترمذی)

شریعتِ مقدسہ نے لوگوں کی سہولت کی پیشِ نظر پاؤں کے دھونے کے بدلے میں موزوں پر مسح کی اجازت دے دی ہے۔

❖❖❖❖

موزوں پر مسح کے صحیح ہونے کی شرائط :

موزوں پر مسح کے صحیح ہونے کیلئے درجِ ذیل شرائط ہیں اگر یہ تمام شرائط پائی جائیں تو موزوں پر مسح کی اجازت ہے:

(۱) جب وضو ٹوٹے (حدث لاحق ہو)، اس سے پہلے پہلے موزے مکمل طہارت کی حالت میں پہن چکا ہو۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی کا پہلے سے وضو نہ ہو اور وہ بالکل وضو نہ کرے اور موزہ پہن لے تو ان پر مسح جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر پورا وضو کر کے موزے پہنے ہوں تو مسح جائز ہے اگر صرف پاؤں دھو کر موزے پہن لئے اور باقی وضو نہیں کیا تب بھی مسح جائز نہیں اور اگر پاؤں دھو کر موزے پہن لئے اور حدث لاحق ہونے سے پہلے پہلے وضو مکمل کر لیا

اور اس کے بعد وضو ٹوٹ گیا تو اب مسح جائز ہے۔

(۲) موزے ایسے ہوں جو ٹخنوں کو ڈھانپنے والے ہوں۔

(۳) پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کی مقدار کے برابر پھٹا ہوا نہ ہو۔ اگر چھوٹی تین انگلیوں کی مقدار کے برابر یا اس سے زیادہ پھٹا ہوا ہو تو اس پر مسح صحیح نہیں ہوتا۔

(۴) اور اگر موزوں کی سلائی کُھل گئی ہے لیکن اس سے پاؤں نظر نہیں آتا تو اس موزے پر مسح کرنا جائز ہے۔ اور اگر سلائی کھلنے کی صورت میں چلتے وقت پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر یا زیادہ پاؤں دکھائی دیتا ہے تو اس پر مسح کرنا جائز نہیں۔

اگر کوئی موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہے جس کی مجموعی مقدار تین انگلیوں کے برابر ہو جاتی ہے تب بھی ایسے موزے پر مسح جائز نہیں ہے۔

◐ یہ بات یاد رہے کہ دونوں موزوں میں سے ہر ایک کی پھٹن کا الگ اعتبار ہے۔ اگر دونوں موزوں میں سے ایک موزہ دو انگلیوں کی مقدار پھٹا ہوا ہے اور دوسرا موزہ ایک انگلی کی مقدار اب اگر چہ مجموعی مقدار تین چھوٹی انگلیوں کے برابر ہو جاتی ہے لیکن اس کے باوجود ان موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ کیونکہ الگ الگ ہر موزہ مقررہ مقدار سے کم پھٹا ہوا ہے۔

(۵) موزے اتنے موٹے ہوں کہ پنڈلی کے برابر کھڑے رہیں۔ کپڑے کی طرح ایسے ڈھیلے ڈھالے موزے جو پنڈلی کے برابر کھڑے نہ رہ سکیں اس پر مسح درست نہیں۔

(۶) اتنے موٹے ہوں کہ پانی کے پاؤں تک پہنچنے میں رکاوٹ بنیں۔ اگر اسقدر باریک ہیں کہ موزوں پر لگنے والا پانی قدموں تک پہنچ جاتا ہے تو اس پر مسح درست نہیں ہے۔

(۷) ان موزوں کو پہن کر لگاتار چلنا ممکن ہو۔

❖❖❖❖❖

مسح کی مقدار :

فرض مقدار: ہر پاؤں کے اگلے حصے کی پشت پر ہاتھ کی تین چھوٹی انگلیوں کی بقدر مسح کرنا فرض ہے۔

مسنون مقدار: مسح میں سنت یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیوں کو اس حال میں کہ انگلیاں کھلی ہوئی ہوں پاؤں کی انگلیوں کے کنارے سے پنڈلی کی طرف کھینچا جائے۔

❖❖❖❖❖

مسح کی مدّت :

مقیم (جو شخص مسافر نہ ہو) کے لئے موزوں پر مسح کی مُدّت ایک دِن اور ایک رات ہے اور مسافر کیلئے مسح کی مدّت تین دن اور تین راتیں ہیں اس مدّت کا اعتبار اس وقت سے کریں گے جس وقت سے وضو ٹوٹا ہے، اس وقت سے اس کا اعتبار نہیں کریں گے جس وقت موزے پہنے ہیں۔

مثال: کسی نے فجر کی نماز کے لئے وضو کرتے وقت موزے پہن لئے۔ پھر ظہر کی نماز کے وقت اس کا وضو ٹوٹا ہے تو اگر یہ شخص مقیم ہے تو یہ اگلے دن کی ظہر کی نماز تک جتنے بھی وضو کریگا اس کیلئے موزوں پر مسح کرنا درست ہے۔

اور اگر یہ شخص مسافر ہے تو یہ تیسرے دن کی ظہر کی نماز تک جتنی بار وضو کرے اتنی بار مسح کر سکتا ہے۔

ملاحظہ: اگر کسی مقیم نے موزوں پر مسح شروع کیا، ابھی ایک دن اور ایک رات پورا نہیں ہوا تھا کہ اس نے سفر کا آغاز کر دیا، تو اب یہ شخص تین دن اور تین رات مسح کرتا رہے۔ اور اگر سفر شروع کرنے سے پہلے ہی ایک دن اور ایک رات پورا ہو چکا ہو تو چونکہ مدّت پوری ہو چکی لہٰذا پیر دھو کر پھر سے موزہ پہنے۔

اس کے برعکس اگر کوئی شخص مسافر تھا اور وہ مقیم ہو گیا۔ اب اگر سفر کی حالت میں موزوں پر مسح کرتے ہوئے ایک دن اور ایک رات سے زیادہ مدّت گزر چکی ہے تو اب اسے مسح کی اجازت نہیں ہے۔ موزہ اتار کر پاؤں دھو کر دوبارہ پہنے۔ لیکن اگر سفر کی حالت میں مسح کی مدّت کا ایک دِن اور ایک رات ابھی پورا نہیں ہوا تھا، تو اب یہ ایک دن رات تک اسے پورا کرلے۔ اس سے زیادہ مدّت مسح کرنا درست نہیں۔

❖❖❖❖

مسح کو توڑنے والی چیزیں :

پانچ چیزیں موزوں پر مسح کو توڑ دیتی ہیں:

(۱) ہر وہ چیز جو وضو توڑ دیتی ہے وہ موزوں پر مسح کو بھی توڑ دیتی ہے۔

(۲) موزہ اتارنے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص نے کوئی بھی موزہ اتار ڈالا اور اسکا ابھی وضو نہیں ٹوٹا تھا تو اسے چاہئے کہ یہ دوسرا موزہ بھی اتار لے اور پاؤں دھو کر دوبارہ موزے پہن لے اب جب بھی وضو ٹوٹے گا تو مقررہ مدت کے پورا ہونے تک مسح کر سکتا ہے۔

(۳) اگر موزے کی پنڈلی کی طرف پاؤں کا اکثر حصہ نکل آئے تو اس سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

(۴) مسح کی مدت ختم ہو جائے تو مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

(۵) موزے کے اندر کسی پاؤں کے اکثر حصہ تک پانی پہنچ جائے تو مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

❖❖❖❖❖

پٹی اور پلستر پر مسح کا بیان :

◉ اگر کسی شخص کے ہاتھ یا پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا، زخم یا کوئی اور ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو وضو کرتے وقت پھوڑے یا زخم وغیرہ پر پانی نہ ڈالے، صرف گیلا ہاتھ پھیر لے، اسکو مسح کہتے ہیں۔ اور اگر پھوڑے یا زخم کی یہ کیفیت ہو کہ گیلا ہاتھ پھیرنے سے بھی تکلیف اور نقصان کا خطرہ ہو تو ایسی حالت میں اس جگہ کا مسح کرنا بھی ضروری نہیں رہتا۔ اتنی جگہ ویسے ہی چھوڑ دے۔

◉ اگر زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہے اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو یا پٹی کھولنے باندھنے میں بڑی دقت اور تکلیف ہو یا کسی چوٹ وغیرہ کی وجہ سے کسی عضو پر پلستر کیا ہوا ہو۔ تو ان تمام صورتوں میں پٹی اور پلستر کے اوپر مسح کرنا درست ہے۔ لیکن اگر پٹی کھولنے میں تکلیف اور نقصان کا خطرہ نہ ہو یا کھولنے یا باندھنے میں کوئی بڑی دقت نہ ہوتی ہو تو ایسی صورت میں پٹی پر مسح کرنا درست نہیں ہے بلکہ پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہئے۔

اگر دونوں ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ پر یا دونوں پاؤں میں سے ایک پاؤں پر پٹی یا پلستر کیا ہوا ہو اور دوسرا ہاتھ اور دوسرا پاؤں صحیح سالم ہو تو پٹی والے ہاتھ اور پاؤں پر مسح کرے اور صحیح سالم ہاتھ پاؤں کو دھونا ضروری ہے۔

یہ یاد رہے کہ پٹی وغیرہ پر مسح کے جائز ہونے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ طہارت کی حالت میں باندھی ہو۔ لہٰذا اگر پٹی ناپاکی کی حالت میں باندھی ہو تب بھی اس پر مسح کرنا جائز ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ پٹی باندھے ہوئے ہونے کی حالت میں غسل کی ضرورت پیش آگئی تو پٹی وغیرہ پر مسح کی وہی تفصیل ہے جو وضو کے بیان میں اوپر گذر چکی ہے۔

پٹی پر مسح کو توڑنے والی چیزیں :

اگر پٹی وغیرہ کھل کر گر پڑے اور زخم بھی اچھا نہیں ہوا، پھر دوسری پٹی باندھ لے یا نئی، وہی پہلا مسح باقی ہے، پھر مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر اب زخم اچھا ہو گیا ہے اور پٹی باندھنے کی ضرورت نہیں رہی تو مسح ٹوٹ گیا، بس اتنی جگہ دھو کر نماز پڑھ لے، سارا وضو دہرانا ضروری نہیں ہے۔

امام کاسانیؒ نے پٹی کے کھل کر گرنے کے مسائل کو خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے: پٹی کے زخم سے اتر جانے کی دوصورتیں ہوسکتی ہیں، یا زخم اچھا ہوگیا ہوگا، یا ابھی اچھا نہیں ہوا ہوگا۔ اگر زخم ابھی اچھا نہیں ہوا تھا کہ پٹی اتر کر گرگئی تو یہ صورت یا تو نماز کی حالت میں پیش آئی ہوگی یا نماز سے باہر۔

◉ چنانچہ اگر پٹی اس حالت میں گری کہ ابھی زخم اچھا نہیں تھا اور وہ نماز کی حالت میں گری تو نماز جاری رکھے۔ نماز کو نئے سرے سے لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ ایسی حالت میں پٹی گرنے سے وضو اور نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

◉ اور اگر وہ زخم اچھا نہ ہونے کی صورت میں نماز سے باہر گری تو اب بھی اس پر مسح کا دوبارہ لوٹانا ضروری نہیں ہے۔ وہ پہلے والا مسح کافی ہے خواہ یہی پٹی دوبارہ باندھ لے یا کوئی اور نئی پٹی باندھ لے

لیکن اگر وہ پٹی ایسی حالت میں گری کہ زخم اچھا ہو چکا تھا تو اب اسکی بھی وہی دوصورتیں ہیں، یا تو نماز کی حالت میں گری ہوگی یا نماز سے باہر۔

◉ اگر پٹی ایسی حالت میں گری کہ زخم ٹھیک ہو چکا تھا اور یہ شخص نماز کی حالت میں تھا تو صرف زخم والی جگہ دھو کر دوبارہ نماز پڑھے۔ تاہم سارا وضو لوٹانا ضروری نہیں ہے۔

◉ اور اگر پٹی ایسی حالت میں گری ہے کہ زخم اچھا ہو چکا تھا اور یہ شخص نماز سے باہر تھا اب اگر یہ شخص پہلے سے بے وضو تھا تو وضو کرتے وقت یہ زخم والی جگہ دھوئے اور نماز پڑھے یہ دھونا بھی اس وقت ضروری ہے جب وہ زخم ان اعضاء پر ہو وضو میں جن کا دھونا ضروری ہوتا ہے۔

◉ اگر زخم والی جگہ کسی ایسے عضو پر ہے جن کا دھونا وضو میں ضروری نہیں ہے تو پھر وضو کرلے اور اس زخم والی جگہ کا دھونا ضروری نہیں۔

◉ اور اگر یہ شخص پہلے سے باوضو تھا تو صرف زخم والی جگہ دھولے سارا وضو دھرانا ضروری نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ زخم وضو والے اعضاء پر ہو۔ اگر زخم وضو والے اعضاء پر نہ ہو تو اب بھی اس جگہ کا دھونا ضروری نہیں ہے۔

(بدائع ۱/ ۱۴)

موزوں اور پٹی پر مسح کرنے میں فرق

پہلا فرق پٹی پر مسح کی کوئی مدت متعین نہیں ہے۔ جب تک زخم ٹھیک نہ ہو برابر پٹی پر مسح کرتا رہے

۔جبکہ موزوں پر مسح کی مدت متعین ہے۔مقیم ایک دفعہ موزے پہن کر ایک دن اور ایک رات تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر تین دن اور تین راتیں۔

دوسرا فرق : پٹی پر مسح کے جائز ہونے کیلئے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ طہارت (وضو) کی حالت میں پہنی ہو۔جبکہ موزوں پر مسح کیلئے شرط ہے کہ جب آدمی کو حدث لاحق ہو تو اس سے پہلے طہارتِ کاملہ (مکمل وضو) پر موزے پہن چکا ہو۔

تیسرا فرق : پٹی زخم سے اتر جائے اور زخم اچھا نہ ہوا ہو تو اس سے مسح نہیں ٹوٹتا جبکہ کوئی ایک موزہ یا دونوں موزے پاؤں سے اتر جائیں تو اس سے موزوں پر کیا ہوا مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

❖❖❖❖❖

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درجِ ذیل جملوں میں سے صحیح یا غلط پر (✓) کے نشان کے ساتھ نشاندہی کریں۔ صحیح/غلط

(۱) اگر موزہ تین یا زیادہ انگلیوں کی مقدار پھٹ چکا ہے، تو اس پر مسح جائز ہے۔ ☐ ☐

(۲) کپڑوں کی طرح ڈھیلے ڈھالے موزوں پر بھی مسح جائز ہے۔ ☐ ☐

(۳) ہر وہ چیز جو وضو توڑ دیتی ہے اس سے موزوں کا مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ☐ ☐

(۴) ہر وہ چیز جو موزوں کا مسح توڑ دیتی ہے اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ☐ ☐

(۵) مقیم اور مسافر کے لئے موزوں پر مسح کی ایک ہی مدت ہے۔ ☐ ☐

(۶) اگر زخم ٹھیک ہو جانے کی صورت میں پٹی گر جائے تو مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ ☐ ☐

(۷) پٹی پر مسح کے صحیح ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ پٹی مکمل طہارت کے بعد باندھی ہو۔ ☐ ☐

(۸) پٹی پر مسح کی مدت مقیم کے لئے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن اور

تین راتیں ہیں۔ ☐ ☐

(۹) ایک پاؤں سے موزہ اتر جائے تو دوسرے کا بھی مسح ختم ہو جاتا ہے۔ ☐ ☐

(۱۰) وضوتوڑنے والی چیزیں تیمم، موزوں پر مسح اور پٹی پر مسح کو توڑ دیتی ہیں ☐ ☐

سوال نمبر۲

درجِ ذیل صورتوں میں غور کریں کہ کس شخص کے لئے موزوں پر مسح جائز ہے، جس شخص کے لئے جائز ہو۔اس کے خانے میں (✓) اور جس کے لئے ناجائز ہو اس کے دائرہ میں (×) کا نشان لگائیں

☐ احسان نے پاؤں دھوکر موزے پہن لئے پھراس کو حدث لاحق ہوگیا......اب وہ وضوکرنا چاہتا ہے......تو وضو کے دوران پاؤں پر مسح کرسکتا ہے یا نہیں۔

☐ نعمان کسی وجہ سے گڑھے میں گر پڑا، جسکی وجہ سے اس کے پاؤں پانی سے تر ہو گئے......اب یہ وضو کے دوران موزوں پر مسح کرسکتا ہے یا نہیں۔

☐ حذیفہ نے فجر کے لئے وضو کیا ظہر تک اس کو حدث لاحق نہیں ہوا ظہر کی نماز سے پہلے موزے پہن لئے اب عصر کے وقت وضوٹوٹ گیا تو وضو کے دوران مسح کرسکتا ہے۔

☐ زبیر نے پھٹے پرانے موزے پہن لئے، جس میں چلتے ہوئے اس کے ایک پاؤں سے ہاتھ کی انگلیوں کی مقداراور دوسرے پاؤں سے ہاتھ کی انگلیوں کی مقداراور دوسرے پاؤں سے ہاتھ کی تین انگلیوں کے برابر پاؤں نظر آتا ہے۔

☐ سفیان نے مروجہ موزے پہن لئے، کام کاج کے وقت اس کے موزوں کی دونوں (Zip) کھل گئیں، جس سے پنڈلیاں صاف نظر آنے لگیں۔اس نے فوراً زپ (Zip) لگائی اور وضو کے لئے بیٹھ گیا۔

سوال نمبر۳

پہلے واقعہ پڑھئے اور پھر آخر میں درج سوالوں کے صحیح جواب دے کر اپنے فقہی بصیرت کا ثبوت دیجئے:

ساجد اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ بڑے لاڈ پیار سے جوان ہوا۔ اپنی اچھی عادات اور نیک خصلتوں

کی وجہ سے خاندان بھر کا منظور نظر تھا۔اس کا خاندان کراچی کے علاقے گلشن اقبال میں رہائش پذیر تھا۔موسم گرما کی تعطیلات میں اپنے والدین نے منظور نظر بیٹے کی فرمائش پر شمالی علاقہ جات (وادی کاغان،سوات) کی سیر کا پروگرام بنایا......قدرتِ الٰہی کا کرشمہ دیکھئے کہ جن دنوں نشیبی علاقوں پر سورج آگ برسا رہا تھا،اور گرمی کی تپش سے دم گھٹنے لگتا تھا۔انہی دنوں یہ علاقے برفانی ہواؤں کی لپیٹ میں تھے،گرم اونی کپڑوں میں بھی ہر شخص یخ بستہ ہواؤں کے تھپیڑوں سے ٹھٹھر رہا تھا،بیس دن کے قیام کی نیت سے یہ حضرات کاغان کے ایک صاف ستھرے ہوٹل میں ٹھہر گئے ۔اللہ کو یہی منظور تھا کہ تفریح کے دوران ایک دن ساجد کا پاؤں چٹان سے پھسلا......ریڑھ کی ہڈی اور کلائی پر چوٹیں آئیں۔قریبی ہسپتال سے مرہم پٹی کرائی گئی ۔اس تفریحی قافلے میں ساجد اسکا والد،عابد،والدہ فاطمہ،چچا عبدالرحیم اور ماموں جمیل شامل تھے......سب نے فجر کی نماز کے لئے وضو کیا اور موزے پہن لئے جمیل تو رات ہی مکمل وضو کئے بغیر صرف پاؤں دھو کر موزے پہن کر سو گیا،فاطمہ نے فجر میں وضو کر کے موزے پہنے،مگر سردی کی شدت سے وہ بخار میں مبتلا ہو گئی ......بیماری کے بڑھ جانے کے خوف سے انہوں نے ڈاکٹر کی ہدایت پر تیمم شروع کرنے کا ارادہ کر لیا...... عابد نے فجر میں موزے پہنے مگر ان کو عصر کے قریب حدث لاحق ہو گیا...... چچا عبدالرحیم فجر کی نماز سے فارغ ہوتے ہی سو گئے جبکہ ساجد پچھلے دن عصر کے وقت وضو کر کے موزے پہن چکا تھا۔مغرب کے وقت پانچ بجے زخمی ہوا،اسی وقت مرہم پٹی کی گئی ،اور زخموں سے خون صاف کیا گیا عشاء کے قریب استنجاء سے فارغ ہو کر وضو کرنے بیٹھ گیا۔

ان سب حضرات نے موزے پہن تو لئے ،مگر احکام شریعت سے ناواقفیت کی وجہ سے موزوں وغیرہ پر مسح کے مسئلہ میں تردد کا شکار تھے......درج ذیل سوالات لیکر قریبی عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔مگر آپ ان کے جوابات مختصر مگر جامع انداز مین تحریر کریں۔

(۱) ساجد کب تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے؟

جواب: ....

(۲) ساجد کے لئے ریڑھ اور کلائی کی پٹی پر مسح کا کیا حکم ہے،کب تک مسح کر سکتا ہے؟

جواب: ....

(۳) عابد کے لئے موزوں پر مسح کا کیا حکم ہے؟

جواب: ....

(۴) فاطمہ بخار کی حالت میں کب تک مسح کر سکتی ہے؟

جواب: ....

(۵) جمیل کب تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے؟

جواب: ....

(٦) عبدالرحیم کے لئے موزوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: ....

سوال نمبر۴

پٹی اور پلستر پر مسح کی کئی صورتیں کتاب میں درج ہیں۔ اپنے ذہن میں زور ڈال کر کوئی ایسا خوبصورت نقشہ یا جدول بنائیں جس میں مسائل کی یہ سب صورتیں سما جائیں: